اقبال اور عشقِ رسالت مآبؐ | مؤلف : پروفیسر سید محمد عبدالرشید فاضل ۔ ناشر: ادارۂ تحریرات علم و ادب ، پیر الٰہی بخش کالونی ۔ سفید کاغذ پر چھپی ہوئی مجلد ۱۹۲ صفحات کی کتاب قیمت ۔/۴۰ روپے ٹائیٹل آرٹ کارڈ کے ساتھ قیمت درج نہیں ۔

پروفیسر صاحب ہمارے دیرینہ فاضل دوست ہیں اور ان کی علمی و ادبی خدمات کا اعمال نامہ بہت دلکش ہے ۔ خاص طور پر علامہ اقبال کے بارے میں بہت کچھ لکھا ہے ۔ اب یہ ان کی ایک اہم کتاب کی دوسری اشاعت پیش نظر ہے ۔

مؤلف کی کلام پر نظر ہے ۔ موضوع سے متعلق اہم مقامات سے استفادہ کیا ہے شعری انتخاب اچھا ہے ۔ زبان اور اندازِ بیان بہت مؤثر ہے ۔ صاف محسوس ہوتا ہے کہ مصنوعی مضمون نگاری نہیں ہے بلکہ بین السطور میں پروفیسر صاحب کی خدماتِ قلبی کی لہریں حرکت کر رہی ہیں ۔

اقبال کے کلام میں پورے پورے فنی کمال اور "بر دل ریزد" کی شان کے ساتھ یہ مقصد وحید مصرع بہ مصرع اور نقطہ بہ نقطہ پھیلا ہوا ہے کہ مسلمان افراد قرونِ اولیٰ کے جذبۂ ایمانی اور خصوصاً محبتِ نبویؐ کے ساتھ اور دوسری طرف ملتِ اسلامیہ قرآنی اساساتِ اجتماعیت پر اٹھ کھڑی ہو تو اس دنیا کو امن و عدل کی جلوہ گاہ بنایا جا سکتا ہے اور خود مسلم فرد اور مسلم قوم کو بڑے سے بڑا عروج علمی ، سیاسی ، اقتصادی ، اخلاقی ، سماجی اور تہذیبی لحاظ سے حاصل ہو سکتا ہے ۔

اس کتاب کو پڑھ کر یہ حقیقت سمجھ میں آتی ہے کہ اقبال نے اپنی پھیلی ہوئی فکر کو جس نقطۂ معین کے گرد سمیٹا ہے وہ جنابِ رسالت مآبؐ کی ہستی ہے کہ "دین ہمہ اوست" ۔ شعر اور فلسفہ کی وادیوں میں اقبال کی تگ و تازِ لامحدود کے مختلف پہلوؤں کو الگ الگ لے کر کئی کئی طرح کے نتائج نکالے جا سکتے ہیں اور عملاً نکالے گئے ۔ بلکہ طرح طرح کے افکار اور فلسفے ان کے کلام کے حوالے سے ان کے منہ میں ڈالے گئے ۔ مسخِ اقبال کی ان مساعی کا توڑ اقبال کا جذبۂ عشقِ نبیؐ ہے ۔ وہ ہر طرف سے کھینچ کھانچ کے وہاں لے جاتا ہے کہ " اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است " (اگر اس ہستی تک رسائی نہ ہوئی تو پھر سب کچھ بولہبی کی تعریف میں آئے گا) ۔

سید محمد عبدالرشید نے کلام اقبال سے " تعلق بالنبیؐ " کے متعلق مؤثر رہنمائی اخذ کی ہے اور خاص طور پر اس جانب بھی توجہ دلائی ہے کہ علامہ نے اپنے مقصد کے لیے نعت کے بے جان

روایتی اسلوب کو بھی بدل ڈالا اور نئی روایات کے ذریعہ سے بہت ہی بامقصد بنا دیا۔

اقبال کے کلام میں عشق نبیؐ اور مقام نبوت کے متعلق جو کچھ جن جذبات و اسالیب کے ساتھ کہا گیا ہے وہ ایک طرف فتنۂ انکارِ حدیث کے سدِ باب کا ذریعہ ہے اور دوسری طرف بگڈٹ قسم کے سیکولر اجتہادیوں کا راستہ بھی روکتا ہے۔ دین کے نظام میں سے نبیؐ کے اقوال و اعمال کو نکال لیجیے تو پھر آپ قرآن کی آیات سے جو کھیل کھیلنا چاہئیں، کوئی دشواری نہیں رہتی۔

یہ کتاب مظلوم بھی ہے کہ اسے ۱۹۷۶ء سے انڈیا کے ایک صاحب نے مسلسل چھاپا۔ اور اس کا علم مؤلف کے صاحبزادے کو ۱۹۸۳ء میں ہوا۔ پھر یہ معاملہ معلوم نہیں کس انجام کو پہنچا۔ مگر اس کا تازہ ایڈیشن اب یہاں شائع ہو گیا ہے۔

چھوٹی سی یہ کتاب بہت افادیت رکھتی ہے۔

المعارف۔ خصوصی شمارہ (۸) | مدیران جناب سراج منیر و مولانا محمد اسحٰق بھٹی، باہتمام: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ۔ ۲ کلب روڈ لاہور۔ قیمت فی شمارہ ۱۵/- روپے (سہ ماہی) سالانہ ۴۰/- روپے

لفظِ ثقافت جس کے معنی آج معمولاتِ فرنگ سے طے ہوتے ہیں، ہمارے مدیرانِ المعارف اس قفسِ معنی کو توڑنے کے لیے جو جانفشانیاں کرتے رہتے ہیں، ان کی اگر قدر نہ کی جائے تو شاید "گناہ لازم" کی شکل پیدا ہو جائے گی۔

بنگلہ زبان میں قرآن کے تراجم و تفاسیر (لطیف الرحمٰن فاروقی) ایک اہم مضمون ہے۔ پھر حضرت یونسؑ اور وھیل مچھلی کا معجزہ (شیر محمد سید) آتا ہے پھر "باطن کی آگہی" نفسیاتِ جدیدہ کے ساتھ اسلامی نقطۂ نظر سے اجتہادی تصورات پر ڈاکٹر محمد اجمل کی بحث ہے۔ جس کا ترجمہ شہزاد احمد نے کیا ہے۔ نفسیات کی بحث، ڈاکٹر اجمل کا دماغ اور شہزاد احمد کا ترجمہ ― آدمی ہر فقرے پر ضرورت محسوس کرتا ہے کہ طویل مراقبہ کرے۔ یعنی بحث دلچسپ اور دماغ آزما ہے۔ پروفیسر محمد اختر صدیقی کا موضوع کلام اہم ہے اور مضمون سلیس۔ کیا کہنے ہیں مولانا محمد اسحٰق بھٹی کے جنہوں نے امام ابن تیمیہؒ جیسی لمعان و تاباں شخصیت کے اُن اخذات کا جائزہ لیا ہے جو برِ صغیر میں پڑے ہیں۔ یہ بھی امام صاحب